

حجراتِ معصیٰ اقدسہ



حقیقی نور و معراجِ نبی میں آگے ہر ایک آدمی کو درگاہ

نمبر (۲) مطبوعہ ۱۲ جنوری ۱۸۹۳ء جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل نورانی

قیمت سلاسل شہرت عجم
ایضاً یہ نجات سے حصہ مولیٰ تاک عجم
... کا بیویوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر نہ لکھنا
ایک شخص کے نام سات کانی کے دام وصول ہونے پر ایک
اپنی نعت پڑھائی۔ یہ حالت میں قیمت پیش کی جا سکتی ہے

ایک دیو مہل

لیکن جب روح القدس تم پر آئی تو تم قوت پاؤ گے۔ اور
یہ رسول اور سارے یہودیہ و سامریہ میں۔ بلکہ زمین کی حد
تک پیرے گوارہ ہو گئے۔ اعمال ۱۸: ۴
لوقا کے چرمیوں میں باب کی انجیل آیت میں خدا
سیح نے روح القدس کو وجود فرمایا اور شاگردوں سے

کہا۔ دیکھو میں اپنے آپ کے اس موعود کو تم پر بھیجتا ہوں
لیکن تم جب تک عالمِ بالائی قوت سے ملے نہ ہو ورنہ تم میں
غیر وہ نہ یہ خدا کی آخری نسیانی بات تھی جس میں
ایک ایسا وعدہ شامل تھا کہ جب تک وہ پورا نہ ہو لیا سچ
کے رسول اس کی گواہی دینے کے قابل نہ ہو سکے کہ جو
صرف روح القدس ہی قوت و قدرت کا وہ سرخشاہ جس
سے سب مقدسوں میں قوت اور بہت و جرات پیدا
ہوتی۔ اور کلام کے سمجھنے۔ مضامین روحانی کی برداشت
روحانی جنگ کی قوت۔ کلام کی خدمت اس کی مدد
سے ہوتی ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے آسمان پر عروج
فرمانے کے بعد سب شاگرد و رسول ہی میں ایک بالا خانہ
میں فراہم کر کے اس موعود و سعادتی انتظار میں شب و
روز عالمِ محض اور عبادت کرنے میں مشغول رہے۔ اور جب
عیسائیوں کو کساد آیا تو وہ وعدہ عجیب طور سے پورا ہوا
اور جبکہ عید مذکورہ کی تقریب کے باعث تھمنا پھیلنا لگا
یہودی ممالک مختلفہ کے یہود میں جمع تھے۔ سب کے
دیکھے ہوئے روز روشن میں مجمع عام میں آتش زبانی کی

صوت میں ناز و نبوکدان بے علم آدمی گلیلی مجھوں کو
غیر بائیس میں خدا کی عمدہ باتیں بولنے اور مسیح کے کلمات
بخش نام کی نہایت دلیری و استقلال کے ساتھ لای دیکھنے
کے قابل کر دیا۔ ضرور تھا کہ اولاً مسیح کی خوشخبری پہلے
کو دی جانی اور وہ مسلم سے پہلے کام شروع کیا جائے۔
جہاں کے ہزاروں آدمیوں نے مسیح کو مصلوب ہوتے
ہوئے دیکھا تھا۔ اس کی زندگی میں اس کے کلام کو
سنا تھا۔ اور اس کو بخوبی جانتے پہچانتے۔ اس کے
معجزات کو مشاہدہ کر چکے تھے۔ کیونکہ یہ بائیس کو نے
میں نہیں تو میں۔ پس سوں کے سنا سوئے سے ایک
عصمت مسیح کی گواہی یہود مسلم شہر میں بڑے جوش
و خروش کے ساتھ دی اور سب سے زیادہ نورانی
ایک بات پر دیا کہ مسیح وہی مسیح ہے جس کا ذکر مزمور
میں کیا گیا۔ جس کو قوم یہود نے پلاطوس سے درخواست
کر کے صلیب دلاوا دی۔ وہ قتل کیا۔ اور وہی یسوع مسیح
مردوں میں سے ہی اٹھا ہوا۔ وہ ہمارے دیکھے ہوئے
آسمان کو گواہی دے اور خداوندیوں کی دنیا کی حدت

کرنے کو چھوڑ دیا۔ اور یہ کہ اس کے سوا اور کوئی نجات دہندہ نہیں۔ جو اس کے نام پر ایمان لائے جو سو ہی نجات پاویگا +

اگرچہ یہ حکم خداوند نے اس وقت اُن ہی شاگردوں کو جو حاضر تھے دیا مگر اُس کی تفصیل ہر ایک سچی یا نادر پر فرض ہے ہر ایک سچی مومن خداوند شیخ کا گواہ ہے۔ اور واجب ہے کہ وہ اپنے اعمال و اقوال و حرکات و سکنات زندگی اور موت سے اپنے نجات دہندہ کی گواہی دے اور ایسا کرنے سے وہ اپنے کو فرشتوں - نبیوں اور رسولوں کا ہم خدمت ثابت کریگا +

اور میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا دیگا کہ تمہارے ساتھ ایک تک رہے۔ یعنی چالی کی طرح جسے دنیا نہیں ملے گی کیونکہ اُسے نہیں دیکھتی اور نہ اُسے جانتی ہے۔ لیکن تم اُسے جانتے ہو۔ کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے اور تم میں ہوگی + یوحنا ۱۴: ۱۷ +

دوسرا تسلی دینے والا جس یونانی لفظ کا ترجمہ یہ ہے دراصل پارافلیس ہے۔ محمدی اسکوفارڈ کہتے اور محمد صاحب کی خبر سمجھتے۔ اور کہتے ہیں کہ فارلیہ کے معنی احمد ہیں۔ اسی لئے قرآن میں آیا ہے کہ شیخ نے کہا اَلْغَيْبُ شَرُّهُ اَوْ رَسُوْلُ يٰ اَنِي مَرْتَعَدِي اِسْمُہُ اَحْمَد یعنی میں خوشخبری دیتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آویگا اُس کا نام احمد ہوگا۔ تمام عہد جدید میں ہی ایک ایسا مقام ہے جو سپر محمدیوں نے حضرت کو رسول موعود ٹھہرانے کے لئے بہت زور دیا ہے مگر سیمپل نے مقدس و بھراکلی غلط فہمی کو فک کرنے کی کوشش کی اور مدلل طور پر بہت کچھ لکھا تو بھی اچھی تک محمدی یہی سمجھتے ہیں کہ ضرور فارلیہ سے مراد محمد صاحب ہی ہیں

لیکن اگر ان تمام آیات پر جو اُس موعود کی نسبت انجیل میں پائی جاتی ہیں بخوبی غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ شیخ خداوند نے جو جو کام اور معنی اُس سے منسوب کی ہیں وہ کسی انسان کے تو درکنار کسی فرشتے کے ساتھ بھی ہرگز منسوب نہیں کی جاسکتی ہیں۔ اور یوں تو محمد صاحب کو کیا ہر ایک شخص کو جس کا نام احمد ہو اختیار ہے کہ وہ اپنے کو فارلیہ تصور کر کے موعود تسلی دینے والا ظاہر کرے چنانچہ اکثروں نے شیخ کے بعد ایسا دعویٰ کیا ہے اور بعض محمدیوں نے بھی جن کے نام میں لفظ احمد شامل تھا اپنے کو۔ اور دیگر محمدی اشخاص کو دھوکھا دیا۔ منجملہ اُن کے ایک مرزا غلام محمد صاحب قادانی ہیں جو اس آیت قرآنی کو اپنے اوپر لگاتے اور کہتے ہیں کہ میں آیا ہوں اور میرا نام احمد ہے۔ دیکھو ازالہ صفحہ ۶۷۳ +

لیکن جیسا کہ توفیر الاقوال سے ظاہر ہوتا ہے ہر چند جو ہیں محمدی سے اس اُنیسویں صدی تک ہندوستان میں چار احمد ظاہر ہو چکے ہیں جنہوں نے دین اسلام کی مرست اور سلطنت اسلامیہ کے بارہ میں فکر کیا ہے۔ اور مجتہد ہونے کے دعویٰ ہوئے ہیں + پہلا احمد - شیخ احمد سرہندی ہیں جن کا تعلق سلسلہ جبری میں ہوا اور شہر سرہند میں اُن کا مقبرہ ہے کہ وہ مذہب اسلام کے ایک جید عالم اور صوفی تھے۔ اُن کو محمدیوں نے مجدد الف ثانی کا خطاب دیا تھا جو انہیں اُن میں مقبول ہے یعنی وہ دین اسلام کے مجدد یا بغاوت اور احمد ثانی کہلاتے ہیں۔ پہلا احمد محمد صاحب ہوئے اور دوسرا احمد یہ حضرت جگہ گئے۔ آخر کار اُن کے خیال میں بھی کچھ ایسا آگیا۔ کہیں دوسرا احمد ہو کے محمد صاحب کے قریب آگیا ہوں۔ ضرور دوسرے اصحاب رسول سے مجھے سبقت حاصل ہوئی ہے۔ ایسے خیال کی بدولت

کہ کہ بعض محمدی اُن چٹن کرنے لگے تھے۔ تب انہیں کہنا پڑا کہ یہ غلط ہے میرا گمان ایسا نہیں ہے۔ سفینۃ اللہ لکھا گیا تھا خدا کے مردم نگینہ چنیرا +

دوسرا احمد - سید احمد غازی ہیں۔ ان کا حال ناظرین بخیر شنیں۔ کیونکہ مرزا صاحب نے اُن کی تقلید کر کے نبی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اس طرح کے کچھ ہندو بہت نظر آتے ہیں۔ یہ ہمہ حضرت قوم سے سید اور اُسے برہمن کے باشندے تھے۔ اور سید مزاج کے آدمی بے علم شخص تھے اور اولاً نواب ٹونک کے سوا اُن میں ملازم تھے شاہ عبدالعزیز کی شہرت سن کے دہلی میں آئے اور سرسے میں اترے۔ ارادہ تھا کہ شاہ صاحب کے مرید ہو کے واپس چلے جائیں + اس وقت دہلی میں دو مولوی صاحب بہار آباد اور دنیا کی طرف سے تنگ۔ اور شاہ صاحب سے بہار کشیدہ خاطر۔ بظاہر اُن کے عزیز کسی منصوبہ میں گنڈ کیا کرتے تھے۔ یعنی مولوی اسماعیل اور مولوی عبدالحی مولوی اسماعیل نے اُلتان اور عمدہ واعظ شاہ صاحب کا بھتیجا تھا۔ اُس کو اُمید تھی کہ شاہ صاحب جولا ولد تھے اپنی میراث میں سے اس بھتیجے کو حصہ دینگے۔ لیکن شاہ صاحب اُن کے غیر مقلد خیالات سے خوش نہ تھے کچھ ترکہ ندیا۔ سب کچھ اپنے داماد کے نام لکھ دیا تب اسماعیل سخت ناراض ہو کے مقلدین فرقہ کی جھینگی۔ اور اپنی معیشت دنیاوی کے فکر میں ہو گئے۔ اور عبدالحی اُن کے دوست جو میرٹھ کے کسی سرکاری دفتر میں محرر تھے برفراست ہو کے دہلی میں آ گئے تھے دو نو فکر مند دست بہراہ چلتے پھرتے۔ اور کسی تجویز کے درپے تھے۔ ناگاہ سرسے میں بطور سیر کے آ گئے۔ وہاں سید لعل صاحب کو ساؤزنا اترے ہوئے بابا - ملاقات ہوئی۔ اور حال

پوچھا غریب و بچا اور جہاد کی پٹی پہنائی۔ اور اپنے چہرے پر
 افسانہ بنایا۔ اور منصوبے باندھ لئے۔ اور شاہ صاحب کے
 پاس مریہ کرنے کوئے گئے۔ جب وہ مریہ ہوئے باہر نکلے
 یکمی موجود تھی۔ انہیں سوا کیا۔ اور ایک مولوی دینے۔
 ایک ہائیں ہوا۔ اور ادب سے پالکی کے ساتھ دوڑتے تھے
 اور جب وہ جامع مسجد میں خارجہ جمعہ کے لئے آئے۔ تو مسجد
 کے دروازہ پر ایک جوتی لگی مولوی اسمعیل۔ اور دھڑکا
 جوتی مولوی عبدالحی ادب سے اٹھا لیتے۔ اور دست بستہ
 پیچھے کھڑے رہتے تھے۔ دو لگ جیران تھے کہ یہ کیا معاملہ
 ہے کہ ایسے بڑے بڑے مولوی اس شخص کی پائے خاک
 ہو گئے ہیں۔ یہ کون صاحب ہیں۔ تب یہ دونوں
 مولوی کہتے تھے کہ حضرت سید احمد صاحب بڑے شہید
 ہیں۔ یہ حضرت محمد صاحب کے شاہید پیدا ہوئے ہیں۔
 خدا نے ان کو بھیجا ہے کہ سلطنت اسلامیہ کو قائم کریں اور
 دین اسلام کو فروغ دیں۔ اور خدا نے ان سے یہ کلام ہو گیا
 جیسی تمہندی کے وعدے فرمائے ہیں۔ اب یہ حضرت
 امام مہد کے جہاد کریں گے اور کافروں کو مار کے ہندوستان
 سے نکال دیں گے۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنی جان سے
 دیال سے ان کی مدد کریں۔ اور ان کے ساتھ ہو کے
 جہاد میں جانا ایسا سمجھیں جیسے رسول اللہ کے ساتھ
 گئے۔ اور دیکھو کتاب صراط المستقیم تعریف مولوی
 اسمعیل جو انہیں آیام میں جلد لکھی گئی۔ دیکھا کہ
 میں لکھتا ہوں کہ جناب سید احمد کا نفس عالی جناب
 رسالت مآب کے ساتھ کمال مشابہت پر برد و فطرت
 میں پیدا کیا گیا ہے۔ اور خاتمہ میں لکھا ہے کہ حضرت نبی جہا
 کو سید صاحب نے خواب میں دیکھا اور نبی صاحب نے
 اپنے ہاتھ سے ان کو خیر سے کھلائے۔ پھر کسی روز
 حضرت علی اور حضرت فاطمہ بھی خواب میں ان سے
 ملنے کو آئیں علی نے بہت خود ان کو غسل دیا اور فاطمہ

نے بہت خود ان کو عمدہ پوشاک پہنائی پھر ایک
 روز خواب میں ان سے خدا تعالیٰ نے ملاقات کی اور
 اپنی قدرت کے ساتھ سے ان کو پکڑ لیا اور پاک چیزیں
 ان کے سامنے رکھ کے کہا کہ یہ ہر چیز میں نے تجھے
 دیں اور آئندہ کو ان چیزیں بھی تجھے دوں گا۔ غرض سید
 صاحب کو یہ سنا کہ لے آئے۔ اور نام مہندوستان
 میں پالکی سے کے پھر گئے اور جہاد کا ذکر کے ملک
 کے مسلمانوں کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ بیشمار پوچھ گچھ کیا
 اور جہاد مہندوستان میں جمع کے مہاجروں میں جمع کرایا اور
 ہزار ہزار جاہل غازی مسلمان جہاد کے لئے تیار کر کے
 کھڑے آگے بھیج دیئے کچھ براہ لئے۔ اور شہر شہر سید جہا
 کے خلیفے بھلائے تاکہ وہ پیچھے نہ کریں اور آدمی بھی بھیجے
 روانہ کرتے ہیں۔ جب انگریزوں نے پوچھا کہ یہ کیا
 معاملہ ہے تو کہا کہ ہم آپ لوگوں سے نہیں بچا کر سکے
 سے جہاد کریں گے وہ وقت ایسا تھا کہ انگریزی حکومت پر
 کر گئے اور یہ حضرت فوج بنا کے براہ سندھ و سوات
 بونیر تک پہنچے۔ تاکہ اس طرف سے سکھوں پر حملہ ہو
 اسید حق کی افغان بھی ساتھ ہو جاوینگے اور جب ملک
 پنجاب سکھوں سے خالی کر لینگے تب انگریزوں کو سمجھ
 لینگے اور یوں سلطنت اسلامیہ قائم ہو جائیگی۔ مولوی
 عبدالحی کو شہ کی راہ میں بجا رنہ تپ لرزہ انتقال کر گئے
 اور اسماعیل و سید احمد وہاں پہنچے۔ کوئی دن فوج نے
 کے کچھ لڑے۔ آخر کار بعض ٹھکانوں کی مدد سے سکھوں
 نے رات کو ایسا آتیر چھا پامار کہ سب کو قتل کیا مولوی
 اسمعیل وہاں مارے گئے۔ اور سارے مومنین مجاہدین
 قتل ہوئے سید احمد صاحب کی ٹانگ میں گولی لگی تھی
 اور وہ میدان میں مچھ گئے تھے۔ اسی جگہ مر گئے۔ کوئی
 کہتا ہے کہ ایک بھٹان ان کو اپنے گھر اٹھا لے گیا تھا
 وہاں جاتے مر گئے۔ کوئی آدمی بھاگ کے بھٹل

دائیں آیا تھا۔ اور یہ واقعہ سترہ سترہ عیس واقع ہوا تھا
 دیکھو کتاب مولوی غلام حسین مویشی پوری مولانا لکھنؤ
 تصنیف محمد حسین مراد آبادی +
 جب تک اس پشت کے لوگ نہ مرے ان کو یہی
 خیال ہا کہ سید صاحب پہاڑوں میں پوشیدہ ہیں
 کسی وقت نکلینگے (ف) اس منصوبہ اسمعیل کا
 نتیجہ کیا نکلا۔ یہ کہ انسانی چالاک تھی رسولی مشابہت
 اور وہ سب خواب باطل تھے۔ سب دوڑو و دوپ
 بر باد ہوئی۔ آپ بھی مارے گئے۔ اور صند ہا جاہل
 غازی اطراف پورب کے مومنین قتل کر دوائے۔
 ان کی عورتیں راندھیں جتنے عظیم ہوئے محتاج ہوئے
 خانہ خرابیاں ہو گئیں بادشاہی ہاتھ نہ آئی ہاں
 اسلام کی اس قدر مرست ہوئی کہ غیر مقلد فرقہ ان کے
 و غفلوں سے اور ان کی کتاب تقویت الایمان وغیرہ
 سے پیدا ہو گیا +

اب مرزا قادیانی صاحب کا وہی طور نظر آتا ہے
 وہ خود مسلمانوں کو سکھلاتے ہیں (فتح الاسلام فتح
 مولانا) کہ رسمی علوم و قرآن و احادیث کے ترجموں
 کی اشاعت سے اسلام کی مرست نہیں ہو سکتی آسمانی
 بسملہ کی طرف دیکھنا چاہئے نہ طلب آنکھ میں کان
 کی طرف سے نبی اور سچ مقرر ہو کے آیا ہوں۔
 میری اطاعت سے مرست اسلام ہوگی نہ تمہارا سے
 روای و دستورات سے تا و اپنی میثاق مر نہیں
 آپ اپنے منہ سے کرتے ہیں کہ میں بڑا کامل شخص
 ہوں۔ اور جیسے سید احمد غازی کو دو مولوی آڑانے
 وائے مل گئے تھے۔ ان کو بھی حکیم نور الدین اور غلام
 فصیح صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب مل گئے ہیں۔
 ان کا انجام ان سے زیادہ خطرناک ہو گا۔ سخی
 مسلمانوں نے جو مرزا کوہ دیکھا دلہندی سے اپنے

مذہب کے موافق کام کیا ہو اور محمد بن ابی بکر کے لایق ہیں وہ جو مرزا صاحب کی اصلاح میں شریک ہیں اپنے مذہب کے اوچل سلیم کے خلاف کام کرتے ہیں +

تیسرا احمد - سید احمد خاں صاحب بالغا بہ ہیں۔ انہوں نے سب سے زیادہ اسلام کا تہجد کیا۔ اسلام قدیم کو کائنات کی ہندیا بتانے کے چوڑے دلاور قرآن وحدیث کو پیریت کے پیرائے میں لاکے اس بات کی ہندیا بنا یا۔ اور قرآن کی تفسیر پھر بھی نہ محمد صاحب نے اپنے اسلام کا رخ انبیاء بنی اسرائیل کی طرف کچھ کچھ لکھا تھا۔ سید صاحب نے دوسرے شکل کھینچا۔ اور فلسفی کی حرف کر دیا۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں کیا لیکن یہ عمارت جو انہوں نے اٹھائی ہو طاسب حتی کے دل میں کچھ تسلی تو پیدا نہیں کر سکتی۔ اور نہ کچھ پائیدار۔ بلکہ بہت جلد گرے گی۔ کیونکہ الفاظ قرآن سے ان کے مضامین مختصر کو کچھ علاقتہ نہیں ہے۔ ان کے بیان ان کی تفسیر میں مرقوم ہے ریٹے اور الفاظ و عبارات قرآن اپنے منہ سے مضامین لازمہ کو ہرگز نہ چھوڑے۔ اور وہ جو محقق پیدا ہونگے ہمیشہ اہل زبان سے منہ دریافت کریں گے۔ سب سے بڑی عقلی تفسیر قرآن کی امام محمد الدین رازحی نے لکھی ہے۔ جہاں سے سید صاحب نے بہت کچھ لیا۔ تو بھی محمد الدین صاحب کے مضامین جلد سیالوں کے ایمان میں شامل نہ ہوں گے بلکہ جلال الدین سیوطی نے اس کی تفسیر کو چند سطروں میں زبیل کر دکھلایا۔ اور لکھا ہے۔

امام محمد الدین نے اپنی تفسیر کو اقوال حکمران اور فلاسفہ وغیرہ سے بھر دیا ہے۔ اور ایک بات سے دوسری بات کی طرف بھل گیا۔ یہاں تک کہ غلط

۱۰ اصل سے نئی یا شتمنے تسلسل غار

کو مورد آیت کے ساتھ عدم متابقت سے تعجب ونا ہو۔ البتہ انہوں نے کہا کہ رازی نے اپنی تفسیر میں بڑی باتیں۔ جن کی علم تفسیر میں حاجت نہیں۔ بکثرت لمبی چوڑی بھری ہیں۔ اسی واسطے بعض علماء نے کہا کہ اس کی تفسیر میں سب کچھ ہے لیکن قرآن کے معنی نہیں۔ اس بدعتی کا اور کچھ ارادہ نہیں ہے۔ مگر یہ کہ آیتوں کو تحریف کرے۔ اور اپنے فاسد مذہب کے برابر بنا دے اس طرح سے کہ جب اس کو کوئی دوسرے دوز نامہ وادیم نظر آ گیا۔ تو اسی کے درپے چل پڑتا ہے۔ یا کوئی ایسی جگہ مل جائے جہاں ذکر لکھرا ہو سکے۔ تو دوسری دوز پڑتا ہے۔ یہی حال ابن سب نجریوں کا ہے۔ آپ قرآن کے تابع نہیں ہوتے۔ مگر قرآن کو اپنے تابع کرتے ہیں اور اپنے ذہن میں کچھ مذہب کہیں سے لاکے قائم کر لیا ہے۔ اس کے موافق قرآن کو بناتے چلے جاتے ہیں۔ فی الحقیقت تفسیر پھر بھی انہیں دوجاں غلطوں سے گویا ہے کہ وہ قرآن کی اصلی وضع کے خلاف ہے +

چوتھا احمد - مرزا غلام احمد ہیں۔ وہ احمدیوں کا مذہب رکھتے ہیں۔ اور احمد دیم کی روش پر چلے ہیں۔ اور قرآن وحدیث کو نہ بہت انبیاء۔ اور نہ بہت فلاسفہ مگر بہت دریائے خط کھینچ رہے ہیں۔ اور احمدیہ جام رہنا نہیں چاہتے۔ احمد اول بننے کا اشتیاق ہے۔ اسی لئے قرآن میں ہاتھ ڈالا اور احمد احمد دہاں سے اپنے لئے نکالا۔ جو سابق کے کسی احمد کو نہ سوچھی تھی ابھی کیا کوئی دن میں احمد بلا ایمان نام رکھیں گے۔ کیونکہ صوفی بھی ہیں۔ اور ابھی دیکھ لو وہ کہتے ہیں کہ خدا نے مجھ سے کہا دای مرزا تو مجھ سے ہے۔ اور میں تجھ سے ہوں، گویا مرزا خدا سے پیدا ہوئے اور خدا مرزا سے پیدا ہوا ہے۔ اگر کچھ اور مطلب ہو تو ان کے ذہن میں ہوگا عبارت کا مطلب یہی ہے۔

اور اگر یہہ زووعنی کلام ہے تو ایسی ذووعنی کلام ہونا جس کے ایک منہ سے خدا کی تحقیر ہوئے ایساں آدمی کا کام ہے +

مراسلہ

امری ناظرین اخبار - میں آج اس اخبار شومل فنان کے وسیلہ جو رسد کا ذمہ دار ہوں۔ بیڑی - اور مکتبہ صاحبہ کی دوستانہ کو پیش کرتے ہوں۔ اسے ادب کے ساتھ گزارش کرنا ہوں کہ آپ یہ اپنا فیصلہ کر لیں۔ کہ اپنے دل کو کس کے ہاتھ فروخت کر دیں گے۔ کیا آپ شیطان کو اپنا دل دینے کے لئے جو اس دنیا کی شان وشوعت دے دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ مگر مجھوٹا ہے۔ یا کہ خداوند یسوع مسیح کو اپنا دل فروخت کر دیں گے۔ جو ہمیشہ کی زندگی دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ اور بارہا آزمایا گیا ہے کہ اپنی باتوں میں کامل اور صادق ہے +

کاشکہ آج ناظرین اخبار نور فنان میں سے بہتر۔ نکلیں۔ جو لیڈی ارنگن صاحبہ کی طرح دلیری سے کہہ دیں کہ ہم بھی اپنے دل کو خداوند یسوع کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں جو ہمیشہ کی زندگی زندگی دینا ہے۔ آمین :-

فرہاد صہبی

کہتے ہیں کہ ایک دن ایک کثیر العدد جامعہ کو

اوین ایڈنگ میں مسٹر۔ ولینڈیل (سلک لکھو) صاحب (Mr. Selk) صاحب منادی کر رہے تھے۔ کہ ادھر سے لیڈی۔ این۔ ایسکن (سنگھار) لیڈی صاحبہ کی سواگتی گئی لیڈی صاحبہ نے اس مجمع کو دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کیا جو رہا ہے اور یہ یہ معلوم کر کے کہ مسٹر ولینڈیل صاحب منادی کر رہے ہیں۔ کوچان کو حکم دیا کہ گلابی کو جماعت کی طرف بڑھا دے۔ اور آگے جا کر گلابی سے آکر ریلیٹ کے قریب جا کر غہر گئیں۔ کیونکہ اُس لیڈی صاحبہ نے مشرمل کی منادی کی بہت شہرت سنی ہوئی تھی۔ اور مدت سے اُس کا وعظ سننے کا شوق رکھتی تھی۔ اس لئے واعظ کے نزدیک کھڑی ہو کر چپکے سے سُن رہی تھی۔ کہ کسی نہ کسی طرح سے مشرمل کو بھی معلوم ہو گیا کہ یہ لیڈی صاحبہ جو اُس کے نزدیک کھڑی ہو کر سُن رہی ہیں۔ لیڈی۔ این۔ ایسکن صاحبہ میں تو بڑے زور کے ساتھ جماعت کی طرف متوجہ ہو کر پکارنے لگا۔ کہ میں آج ایک قیمتی چیز نلام کیا جا رہا ہوں۔ کیا آپ میں سے کوئی خریدنے کے لئے تیار ہے؟ اس عجیب بات کو سُن کر لوگ حیران ہوئے۔ کہ یہہ کیا معاملہ ہے۔ کہ واعظ صاحب وعظ میں نیلام شروع کرنے لگے ہیں۔

پھر مشرمل نے لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کیا چیز ہے جو میں آج فروخت کیا جا رہا ہوں؟ صاحبہ یہ چیز یورپ کی تمام سلطنتوں کے تاج پوتے میں قیمت ہے۔ اور یہہ لیڈی۔ این۔ ایسکن صاحبہ کا دل ہے۔ کیا آپ صاحبان میں سے کوئی صاحب اس کے لئے بولی دینے کو تیار ہے؟

ہاں ایک شخص کو جس جانتا ہوں جس نے بارہا اس خریدنے کی کوشش کی اور اب بھی بولی دینے کو تیار ہے اور وہ شیطان ہے۔ اسی شیطان تھا۔ کہ تو اس دل کے لئے کیا دیکھا؟ اس ذہن کی شان و شوکت +

مگر اسی شیطان۔ یاد رکھ کہ میں اس دنیا کی شان و شوکت کے بدلے اس بل کو بیچوں گا۔ اور مجھے قوی امید ہے کہ لیڈی صاحبہ بھی اس پر اپنے دل کو بیچنا چاہیں گی صاحبہ۔ ایک اور صاحبہ ہیں جس نے اس بل کے لئے بولی دی ہے۔ اور وہ خداوند بیسوع ہیں +

اسی خداوند بیسوع بتائے کہ آپ اس بل کے بدلے کیا دیں گے؟ میں آرام۔ خوشی۔ ہاں وہ خوشی جو دنیا دے نہیں سکتی۔ یعنی ہمیشگی زندگی +

تب مشر صاحب نے لیڈی صاحبہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ کہ اپنے ہر دھرم پر ادا کی ہوئیاں سُن لی ہیں اب بتائیے کہ آپ کس کے ہاتھ اپنا دل بیچنا چاہتی ہیں؟

لیڈی صاحبہ نے بڑی دلیری سے لگے ہر جملہ جواب دیا۔ کہ میں بڑی خوشی سے اپنا دل خداوند بیسوع کو بیچتی ہوں۔ اگر وہ قبول فرمادیں +

الواقہ
وہی گجراتی

غور طلب

سلوک وہ آدمی ہے جو شرروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطاکاروں کی راہ پر کھڑا نہیں رہتا اور تشکا کرنے والوں کے جلسے میں نہیں بیٹھتا +

زب ۱-۱

بخند مست بابو رام چرن لال۔ بابو کنسیا لال۔ و بابو محبوب زائن پسران بابو گوگل پرنشا و صاحب ساکنان ہاویل محلہ ٹکیٹ گنج۔ بجواب رسالہ گلدستہ رحم مطبوعہ چنتا من پریس فرخ آباد۔

جناب من

آپ کا رسالہ مذکورہ بالا دیکھ کر مجھے خواہش ہوئی کہ چند باتیں جو اس میں مصلح طلب تھیں۔ اُن کی بابت کچھ عرض کروں۔ اور وہ یہہ ہے کہ:-

خدا تعالیٰ نے اپنی خلقت میں عورتیں قسم کے جوہر و حارے۔ یعنی جاندار پیدا کئے ہیں۔ اور وہ منیول ایک دوسرے سے بہت فرق رکھتے ہیں۔ اور اُن کے فرق کی پوری حقیقت اور حکمت خدا نے صرف اپنے ہی ہاتھ میں رکھی ہے +

قسم اول۔ نہلاتی جاندار جو آپ میں جو رکھتے۔ اور جب تک مرزا جاویں۔ یا مار ڈالے نہ جاویں۔ تب تک پیدا ہونے۔ بڑھنے۔ پھولنے پھلنے۔ اور ایک بار مر جانے کا فرض و استحقاق رکھتے ہیں۔ اور اپنے حال پر راضی رہتے اور کبھی شکایت نہیں کرتے +

قسم دوم۔ حیوانی جاندار۔ یہہ پہلی قسم کے جانداروں سے بڑھ کر ہیں۔ یا ان کہیں کہ وہ قسم اول سے زیادہ نپے ذرائع استحقاق کے مالک ہیں۔ اور جتنا خالق نے انہیں بخشا وہ اتنے پر راضی ہیں۔ اور ہرگز شکایت نہیں کرتے +

قسم سوم۔ انسانی جاندار۔ یہہ اوپر والے دو اقسام سے بڑھ کر ہیں۔ اور بڑے بڑے ذرائع محبوب وہی۔ استحقاق اور نعمتوں کے دار ہیں۔ اور

سب کے اوپن کو عقل بخشی گئی۔ تاکہ اپنے خالق اور اسکی صفوں کو پہچان کر اس کے حضور ہو سکیں (جیسا کہ لائق ورینے کو اپنے باپ کے سامنے رہنا لازم ہے) اور اپنی حقیقت کو محسوس کر کے خدا سے ملنے کی کوشش کریں +

انسان جو مینوں اقسام میں اعلیٰ درجہ رکھتا ہے اسکو خالق نے عقل کا عطیہ اختیار کیا کہ کل جانداروں کے اوپر سرداری اور حکومت بخشی ہو۔ تاکہ قانون قدرت یعنی نیچر (Nature) کے وہ میں بہترین طور پر انہیں کام میں لادے۔ اور اس انتظام الہی پر حاکم و محکوم بادشاہ و رعیت دونوں جانب ہیں۔ اور یکدگر بخوبی کاوند ہیں نہ کسی کی بجا ہوددی کی قدر کرتے۔ اور نہ کسی کی بجا شکایت کی کچھ پرواہ رکھتے ہیں۔ بلکہ وہی برائے خالق ہو کر اپنے حال پر خائف ہیں +

پس اگر جاندار قسم و دیم کی شکایت جیسا آپ تحریر فرماتے ہیں نہیں۔ تو اس سے بھی بڑا شکایت نامہ جاندار قسم اول کی طرح طیار ہو سکتا ہے جسکو کوئی بھی مدد آسانی قلمبند کر دے گا۔ وہی انصاف کے نزدیک قابلِ مہلت ہوگا۔ تو پھر فرمائیے کہ انسان کی اوقات بسر کی کیا سامان باقی رہیگا؟ کیونکہ جس طرح دنیا بھر کے نباتات و جاندار ایک دوسرے سے لڑتے ہیں۔ اس طرح کل جہان کے حیوانات و جاندار ایک دوسرے سے لڑتے ہیں +

انہی ذرا مائل سے غور فرمائیے کہ گناہ کیا ہے؟ گناہ منقولات یعنی جن میں کتابوں کی رو سے مادی حکم دہانی سے ہے +

اور منقولات یعنی عقل کی۔ سے گشت گئی رائے انیوشن (Institution) یعنی عام تہذیب یعنی جنرل کنسر (General Consence) سے ہے +

منقولات۔ منہاس بائبل کے پڑانے اور سننے

عہد ناموں کی بنیاد انہیں گوشت کھانے کی نسبت صادر ہیں۔ سو اگر بہرہ امر اجازت ہے۔ تو ہمیں وہ انسان کو الزام ہے بری کرنا ہے۔ لیکن اگر حکما ہے۔ تو اسکا نہ ماننا گناہ ہے نہ اور انتظام الہی یعنی قانون قدرت میں اپنی بجا ہوددی سے خلل ڈالنا۔ یعنی حکم کے برخلاف ترغیب دینا گناہ عظیم ہے! اور دوسرے مذہبوں کی کتابوں میں بھی کچھ بیش اجازت۔ یا حکما گوشت خواری جائز ہے۔ یہاں تک کہ وہ کتابیں جو گوشت خواری کو منع کرتی ہیں۔ انہیں نے بھی بذریعہ قربانی کے جاندار کشی کی۔ اور ان قربانیوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے +

منقولات۔ اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے تعجب کو کنارے رکھ کر قانون قدرت۔ یعنی نیچر پر غور کریں۔ اور انصاف کو کام میں لادیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ہر فرد بشر خواہ وہ گوشت خوار ہو۔ یا نباتات خوار۔ بنیاد چھوٹے چھوٹے جانوروں کو۔ جو پانی اور ہوا میں سیر کرتے ہیں جیسا اللہ خود میں یعنی (Allah) سے دریافت و تحقیق ہو چکا ہے۔ ہر روز اپنے گھر کی آگ میں جلادیتا۔ پختے وقت جوتی یا کپڑاؤں کی رگڑ سے مار ڈالتا۔ کھانے کے ساتھ کھالیتا۔ پانی کے ساتھ پی لیتا۔ اور سانس کے ساتھ مضمک کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بشر بھی نہیں بچا۔ جو نباتاتی جانداروں کے کشندہ ہونے کے علاوہ بنیاد حیوانی جانداروں کے خون کا مرتب نہ ہو۔ قطع نظر اس کے دنیا کے انسانی باشندوں کے درمیان انسانی صفت (Humanity) سے زیادہ لوگ گوشت کھانا پسند کے ساتھ جانور کھتے ہیں۔ اگرچہ بعض اوقات قیمت کی زیادتی کے باعث گوشت کو ہم پہنچا نہیں سکتے اسلئے صرف ساگ پات برگزدان کرتے ہیں مگر جب قیمت بڑھتی ہے تو کھاتے ہیں نہ پھر باوجود اس کثرت رائے

کے۔ جو گوشت خواروں کو حاصل ہے۔ ناحق و اولیاء کیوں بچاتے ہو۔ اور اپنے قول پر قائم نہیں رہتے۔ یعنی کثرت رائے تسلیم کے قابل ہے (رسالہ مذکورہ سطر اول) بلکہ جہان کے حاکموں اور مسخفوں پر غصہ نہی کر کے بے انصاف ٹھہراتے ہو! صفحہ ۷ سطر ۱۵ اور ۱۶ قانون قدرت کے موافق کل انسان۔ حیوان۔ اور نباتات کا جسم بعد فوت ہونے کے دوسرے جاندار کی خوش ہو جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات جاندار مثل ٹیڑھی اور پروار دیکھ و غیر وغول کے غول جوش کھا کر باہر نکلتے ہیں۔ تاکہ دوسرے جانداروں کی خوشی چھوڑیں پھر اگر کسی انسان کی رغبت گوشت کھانے کی طرف ہو تو انصافاً سیر کیا الزام ہو سکتا ہے؟ +

غرض انسان نہ درندہ نہ پرندہ۔ نہ چرندہ ہے۔ بلکہ خدا ایک قسم کا جاندار ہے جو خالق کے حضور اپنے کردار کی بابت جواب دہ ہو کر شرف المخلوقات ہے کیونکہ وہ ایک اسم یعنی خیر فانی روح رکھتا ہے +

دونوں قسم کے جاندار یعنی قسم اول اور دوم کسی نہ کسی طرح انسان کے ساتھ متعلق ہیں۔ بعضے مفید ہیں جیسے گاؤں بھینس گھوڑے چاول وغیرہ اور بعضے مضر جیسے شیر بھینسا سانپ کچھو وغیرہ اور بعضے جاندار خدا نے ایسے پیدا کئے جو جیتے ہی انسان اور حیوان کے گوشت اور خون پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ جیسے کھنسل پتھر وغیرہ تو جیسے پھلوں کی نصرت اور تکلیف دہی بڑا شکایت نواز فضول ہے۔ ویسا ہی انگوں پر دم کی بجا درد سہی بھی محض ایک پلچ اور لہجرات ہے +

ایک نہایت صحیح و عقلی دلیل ہے کہ وہ سے صاحبان جو گوشت خواری کو مرتکب کی نظر سے ترک کر کے نباتات خوار ہو جاتے ہیں۔ وہی فرما دیں کہ آیا وہ شیر و سانپ کی خوشخواری کو کھنسل وغیرہ

کی حضرت و تکلیف وہی سے آزاد ہیں؟ اور اگر نہیں تو
بجانب معلوم کیجئے کہ یہ ہد آپ کی دوسری محض انتظام
الہی یعنی خیر کے برخلاف ہے؟

جہاں تک میز قیاس میں لگتا ہے گوشت خاوری
یا جاندار کشی پر لازم تعلیم تاسخ کی تلقین کا لینے
(granamification of souls)

کا نتیجہ ہے۔ اول تو یہ ہمہ سلسلہ غلط ہے۔ کیونکہ اس تلقین
کا کوئی بھی عالم قرار ہی نہیں۔ کہ انسان کو اپنے پرانے
جون یعنی جنم کی بابت کچھ بھی خبر ہو۔ اسلئے بقول آپ کے
جسکو میں بھی دل سے پسند کرتا ہوں (صفحہ ۴۹ و ۱۰۹)
خدا بے انصاف ٹھہرے گا۔ کہ انسان کو بغیر اس کا قصور
کئے یا بے کے جنم کی مزاحمت یا ہر تاہم اگر بغرض محال
مان لیں۔ کہ ادا گون کا مسئلہ ہی پھر تو گوشت خور ایک
انسان کو جو جن کی قیدی گشت رہی ایک بار غلطی لینے
سکوش دیتا ہے۔ اور چونکہ ہر ایک جاندار ایک مرتبہ مرنے و
سُرنے والا ہوتا ہے۔ تو اس وسید سے اسکا گوشت ہٹا
ہونے سے بچا کر اسی سے انسان کا پیٹ بھرنا ہے۔ اور
یوں کسی قدر رائج کے سستہ ہونے کا باعث بھی ہوتا
ہے۔ اور اس کے نفع میں سے ہنٹا رجا نڈروں کے لئے
خوش ہنٹا ہوتا ہے؟

الغرض کھانا پینا کی سطح نہ خدا سے ملا سکتا۔ اور نہ
اُس سے جدا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ بدینی کے الزام سے
پاک ہو۔ وہ صرف اوقات بسر کی کا سامان ہو اور بس؟
رسالہ مذکورہ بالا سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ شاید
گاؤ کشی کا ایک سوال ہے۔ اس لئے ہم اسکی بابت بھی
عقلا و اعتلا غور کر سکتے ہیں۔ کہ اس حیوان کی تعلیم کہاں تک
جانہ ہے؟

منقولات۔ یہودیوں۔ اور عیسائیوں۔ اور مسلمانوں
کی مذہبی کتابوں سے تو یہ جانور کی سطح اور حیوانوں پر فوق

نہیں رکھتا۔ بلکہ جیسا اور جانور و مکی نسبت دیا ہی گا و
کی نسبت بھی اجازت اور مکھاؤج اور گوشت خاوری کی
مثالیں موجود ہیں۔ اور ہندوؤں کی کتابوں میں بھی اس
معتد ذریعوں سے سنا ہے کہ رگوید کے کسی حصہ میں گاؤ کی
قرانی کا حکم ہے۔ اور اس تشریح کے ساتھ کہ اس کے جذبے
جذبے انصاف کس کس کو کھانا چاہتا ہے۔ اور بھاگو
پران کے وٹا اسکند کے انشہاد احیائے میں تحریر
ہے کہ سری کرشن جی جن کے لئے ہندو لوگ الہی تعظیم و
رکھتے ہیں۔ ہمارا جو یو دھنٹر اور دیگر زگوں کے بے تکلف
حیوانوں کا شکار کرتے۔ اور ان میں سے ہرن سانبر اور
روکو (جوزیل گاؤر) اپنی رسوئی میں جھپٹتے تھے۔ اس
طریقہ پر قبائلی مذاہب کم و بیش گاؤ کشی کی نسبت بے
پردا ہیں؟

منقولات۔ کرہ زمین کے ملکوں میں سے بہت
کم میں جو گوئی تعظیم کرتے ہیں۔ اور ان تھوڑوں میں سے
ہندوستان ایک ہے۔ اب مذاہم کو کچھ کہہ دیتا ہے
گوئی تعظیم کس قدر ہوتی رہتی ہے۔ مسلمانوں کی فتح کے
بعد گوئی کشا کا کچھ ذکر بھی نہیں تھا۔ اگر تھا تو بعض لوگوں
کے درمیان تھا مگر ہندوؤں کے زمانے میں بھی ہیشمار
جنگلی قوم گاؤ کی تعظیم کی بابت بے فکر تھیں۔ اور
ہندو لوگ بے تکلف گائے کے چمڑے کی جوتی پہنتے
تھے۔ اور بیچ و اتوں کو اجازت تھی کہ گائے کا گوشت کھ
مردار حالت میں کھا دیں۔ پھر آپ ہی انصاف کی دے
فراموشی کہ کثرت رائے کے مطابق کس قدر گاؤ کی تعظیم
لازم آتی ہے؟

بلاشبک یہ جانور کی عقیدہ مفید ہے۔ مگر نہ اتنا جتنا
آپ اور دوسرے صاحبان مبالغہ کرتے ہیں۔ کیونکہ
بھینس گائے سے زیادہ دودھ اور گھی دیتی ہے۔ اس لئے
گائے سے زیادہ مفید ہے۔ سو اگر گائے کی تعظیم لازم ہے۔

تو انصاف کی راہ سے بھینس کی تعظیم زیادہ ضرور ہے۔ اور
اسی طرح کبھی اور شہد کی مکھیوں کی بھی تعظیم لازم آتی ہے
لیکن جبکہ بھینس اور کبھی بلا خیال رحم کی دیوی وغیرہ
پر کشتی رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ دسہرہ کے روز ہر سال
ہندو راجاؤں کے ہاں بھینس کے ساتھ ایک نہایت
بے رحمی کا کھیل ہوتا ہے پھر فرمائیے کہ انصاف کی راہ سے
کوئی دلیل ہے کہ خواہی نہ خواہی گاؤ کی تعظیم کی ضرورت
بعض صاحبان قیمت وغیرہ کا حساب پھیل کر یہہ
کہتے۔ کہ ایک گائے کے مارے جانے سے ہزاروں
روپے کا نقصان ہوتا ہے۔ سو معلوم نہیں کہ کہاں تک
وہ حساب صحیح ہے۔ مگر لیک بات بہت صاف یہہ ہے۔
کہ دنیا میں کوئی پیشہ واریا نہیں۔ کہ نفع کا لحاظ نہ
کر کے ہمیشہ ٹوٹے کا سودا کیا کرے۔ اس لئے اس
دلیل کی تصدیق یا تردید دوسے لوگ جو گائیں کو پاتے
اور بیچ کرتے ہیں۔ بخوبی کر سکتے ہیں۔ جن صاحب کا بھی
چاہے تحقیق کر لیں۔ اور انہیں لوگوں سے یہہ بھی معلوم
ہوگا۔ کہ گاؤ بھی مثل اور جانوروں کے لئے یا اپنے والوں
اور بیچ کرنے والوں سے ایک سار ہوتا ہے۔ اور کتنی میں؟
خوف نہ کھائیے بلکہ خاطر جمع رکھئے کہ اگر آزاد
تایں دم لینے ابتدائے دنیا سے آج تک دودھ اور گھی
کی کتنی نہیں ہوتی۔ تو قیامت تک اُن کی کتنی نہ
ہوگی۔ کیونکہ یہہ انتظام الہی قدرت کا ہے؟

معلوم ہوتا ہے کہ گاؤ کی تعظیم ہندوؤں کے درمیان
پر شرام جی کی جائنسانی و خونریزی کا نتیجہ ہے جنہوں نے
بببب نسل جہنمی شی کے جنگل کی مغرور راجہ نے
جمع ایک مہمہ گائے کے قتل کر دیا تھا۔ اپنی تلوار
کو گوا اور برہمن کی رکشا کے لئے ہند کے میدان میں
بڑے زور سے چھتر یوں۔ لینے راجاؤں پر چلائی۔ اور
آخر کار جنگ پور کو اس راہ سے گئے۔ کہ بہت

واقعات اور دین

شکوہ پمفلٹ بھوپال

بھوپال کے افسوس ناک پمفلٹ کا عیب شکوہ معلوم ہوا کہ جس شخص مہسی ضیا الحق نے اسے لکھ کر شائع کیا تھا وہ بھوپال میں گرفتار کیا گیا ہے۔ شخص مذکور نے ایک خاکہ لکھنے کے اخبار میں اس مضمون کا شائع کرا یا تھا کہ اس پمفلٹ کو میں نے لکھا ہے اور یہ کہ میں ہوشنگ آباد میں مقیم ہوں اور جو الزام پمفلٹ مذکور میں درج کئے گئے ہیں ان کا پورا ثبوت ہم پر ہی ہوتا ہے۔ بشرطیکہ تحقیقات برٹش عدالت میں کی جائے۔ یہ خط مذکور کے چھپوانے کے بعد نامبروہ بھوپال کو چلا گیا۔ وہاں ریڈ صاحب سے ملاقات کی اور کہا کہ پمفلٹ چرچہ میں کا نام لکھا ہے وہ مصنوعی نہیں ہے۔ میں ہی ضیا الحق اس کا لکھنے والا ہوں اور اس میں انتظام حکومت بھوپال کے برخلاف جو الزام عائد کئے گئے ہیں ان سب کو جوہر احسن یا یہ ثبوت کو ہی چھپا سکتا ہوں۔ لکھنؤ کا اخبار افواہی طور پر لکھا ہے کہ ریڈ صاحب نے یہہ سنتے ہی نامبروہ سے ایک عظیم رقم کی ضمانت اس لئے طلب کی کہ جس وقت وہ بددیہہ من طلب کیا جائے فوراً حاضر عدالت ہوگا اور چونکہ وہ فی الفور اس قدر عظیم ضمانت پیش نہ کر سکا اس لئے وہ گرفتار کر کے نظر بند ہی میں رکھا گیا ہے۔

زمانہ حقوق کا مقدمہ

فرانس کے مقام پیرس میں زمانہ حقوق کے خلاف ایک عجیب مقدمہ فیصلہ ہوا۔ جس پر وہاں کے اخبارات

سے چھتریوں کو قتل کریں۔ جو وہ ایک جگہ کی طرف پر جمع ہوئے تھے۔ مگر جب رانچند اور چھتریوں کے مجمع سے جنگ پوز میں تعادل ہوئے۔ تب رانچند جی نے حکمت عملی سے ان کا بیج ہر لیا یعنی قاتل معقول کر دیا۔ ایسا نہ پر شرم ہی نے اس بے معنی اور خود بخوار حرکت سے باز کر اپنی تلوار کو خلاف کیا۔ پس جبکہ پر شرم جی۔ اور رانچند جی۔ دونوں ہندوؤں کے درمیان دشمنی ہو رہی تھی۔ اور تارکے اوتار کچے جاتے تھے۔ تو نتیجہ یہ ہوا کہ پر شرم جی کی کوشش کسی ہی عمدہ کیوں نہ ہو تارکے کا انتظام الہی کے آگے منہ نہ ہو سکا۔

۲۔ خاتمہ پر یہ بھی کہنا مناسب ہے کہ اگر کچی یہہ مرضی ہے کہ انسان گوشت خواری چھوڑنے کے وسیلے اس دنیا کے سمندر سے جو بھو ساگر۔ یا کابل کی کوٹھری سے بے الزام پا جائے۔ تو یہہ امر ناممکن ہے۔ کیونکہ اگر اپنا دامن کشاں کشاں ایک طرف سے بچاؤ تو وہ دوسری طرف سے دھار ہوتا ہے۔ بلکہ اپنے واسطے ایک حقیقی تارکی یعنی خدا عجم بہ شکل انسان کی تلاش کھجے اور اس آسانی مشق کی محبت میں ہو کر خدا کی روح سے ملے۔ کہ یہی حقیقی وصل۔ یا کستی۔ یا نجات ہے۔ اور اس طرح ایک گنہگار انسان جاتا۔ یا ولی۔ یا سینٹ ہو جاتا ہے اور وہ جیسے ہی بھو ساگر کے پار ہے۔

ہک ساہے سب ساہے سب ساہے

सब जाय ॥ ज्यों गहि सेवै

मूलको फूले फले प्रयाय

چونکہ انسان بناتے ہی نفس کا غلام۔ یا مصیبت کا پتلا ہوتا ہے۔ یہہ مثل اس پر صادق آتی ہے۔ کہ "کوئلہ کو اگر لکھ بانی سے دھوئے اس کا رنگ ہرگز نہ بدلا

لیکن اگر آگ ایک دفعہ اس میں پوسٹ ہو جائے

تو یہہ اس کا رنگ بدل دے گا۔ (واقعہ) ایک دوسری بھی آگ ہے

میں بحث کا بازار گرم ہے۔ ایک لیڈی صاحبہ دو خانگی خدمتگاروں پر اسلئے ناراض ہوئیں کہ وہ ان کی بات ان کے خاوند کے حکم کو ترجیح دیتے تھے۔ مارتے غلے کے لیڈی صاحبہ نے دونوں خدمتگاروں کو موقوف کرنا چاہا۔ خاوند نے ان کو موقوف نہ کیا۔ اور بدستور ملازمت میں رکھا۔ اس پر جو خاوند میں ناراضی ہوئی اور لیڈی نے عدالت میں مقدمہ کیا کہ ایسے نالائق خاوند کی جو درہنہ نہیں چاہتی۔ طلاق منظور ہو۔ عدالت نے خاوند سے جواب طلب کیا۔ اس نے کل گیت من وعن بیان کر دی کہ میں نوکروں کو کھانا چاہتا ہوں اور یہہ ان کو موقوف کرتی ہے۔ عدالت کو یہہ فیصلہ کرنا تھا کہ کس کا حق برتری ہے۔ بعد غور کے انہوں نے رائے دی کہ چونکہ ضلیم مالک خانہ جی اس لئے اس بارہ میں نسبی کی رائے از روئے قانون قابل ماننے کے ہے۔ مہذب لکھنؤ کا دعویٰ دس دس کیا۔ زمانہ حقوق کے طرفدار اس فیصلہ پر بارے ناراضی کے زمین و آسمان کے طالبے ملا رہے ہیں۔

لندن میں ایک ہندوستانی طالب علم

کچھ کپڑے ناگھڑی وغیرہ کے چوری کرنے کی عدالت میں مایوس ہو جس کے جواب میں اسے بیان کیا کہ میں نے یونیورسٹی کلکتہ کا امتحان نہایت ہی کامیابی سے پاس کیا جس کے صلہ میں مجھے ۵۰ پونڈ کا وظیفہ ملا۔ میں نے عمدہ لیاقت دکھائی جس سے مجھے یہہ وظیفہ ملا میرے وارث ولایت آنے کے مانع تھے کہ چونکہ ان کا خیال تھا کہ میں اپنی ذات پر قائم نہ رہ سکوں گا۔ تاہم یہہاں یا ہواپنا امتحان پاس نہ کر سکا کہ یونیورسٹی ایڈمنسٹر کی سند حاصل کی اور پھر قتل قتل میں داخل ہوا۔ مگر چونکہ میرے پاس روپیہ موجود نہ تھا۔ اس لئے میں ہانڈا ہوا اور افلاس کے باعث کئی جرائم کا مرتب ہوا۔ چنانچہ

ایک کتاب چوری کرنے کی علت میں مجھے تین ماہ قید ہوئی اس طرح وکالت میں ناکام ہو کر اخبار نویس اختیار کی اسے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا آخر تنگدستی سے لاجوار ہو کر میں جرائم حال کا مرتب ہوا ہوں۔ اب مجھے بعض صاحبوں نے مدد دینے کا وعدہ کیا جو امریکہ سے شرقی زبانوں میں پروفیسری شے کا بھی وعدہ ہوا جو میری عمر اس وقت ۲۲ سال ہے اگر مجھ پر رحم ہو تو میں ضرور اپنی زندگی کو سدھار دیکھا اور ان ملکوں میں عزت حاصل کروں گا جہاں میری گذشتہ زندگیوں کے حالات معلوم نہیں تھے۔ پولیس کے افسر نے کہا کہ لازم ہے ایک یورپین لیدی کے ساتھ شادی کر لی جو جس سے دو بچے پیدا ہو چکے ہیں۔ اس پر عدالت نے اپنا فیصلہ آئندہ سیشن تک ملتوی کیا اور فرمایا کہ اب ہم اس کے دوستوں کا بیان سنیں گے کہ انہوں نے لازم کے واسطے آئندہ کیا انتظام کیا؟ (دھڑکنے)

لطیف

یوسف نامی لازم ایک مقدمہ خودداری میں ماخوذ ہو کر کلب جیمین صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کے اجلاس میں پیش ہوا۔ بعد سماعت مقدمہ ڈپٹی صاحب نے اس کو سپرد سیشن کے جانے کا حکم دیا۔ اس حکم کو سن کر لازم نے زور سے قہقہہ لگایا حاکم عدالت نے تعجب ہو کر اس سے سب قہقہہ مارنے کا دریافت کیا۔ یوسف لازم نے حاکم عدالت سے کہا کہ اگر میرا قصور مدحاف فرمایا جاوے تو ایک قطع حسب حال اپنے آپ نے تصنیف کیا ہے عرض کروں۔ ڈپٹی صاحب نے فرمایا کیا مضائقہ۔ یوسف نے قلعہ چڑھا۔ یوسف مصری ازاں روز مکہ مرو

حسن صوری را با یوسف سپرد

ہر دو یوسف را جب کار سے قتاد

آں یکے را لگے و ایں را کلب خورد
یہ قبیلہ سنکر ڈپٹی صاحب کمال مغلطہ ہوئے۔ اور اسکو

چھوڑ دیا

مشی کے تیل کی خرابی

کفیل الصحت لاہور کے لائق ایڈیٹر نے ماہ جنوری کے پرچم میں اس بات کی سخت تائید کی ہے کہ اندرون اڑکھ امراض ہلک کے باعثوں میں ایک باعث کرو سین آئل کلب، احتیاطی سے بلاپنی کے جلا نا ہی جس کا اسناد کم و بیش ہر ایک کے حیطہ اختیار میں ہے۔ بقول اُن کے جو لمرض کما اس تیل کے کھلا جلانے سے پیدا ہو جاتے ہیں اُن کی تعداد کا بیان کرنا بہت جگہ چاہتا ہے۔ لیکن تاہم موٹے موٹے امراض کے بیان کو نے سے وہ باخبر رہ سکتے جو یہ ہیں:- سل - دق - ذات البج - بد بعضی نزلہ - ضعف بصر - ضعف قلب - خفقان - ضعف جگر - نفث الدم - ضیق النفس - ذات الحب وغیرہ

بڑودہ میں شادی کا ریفارم گورنٹ بڑودہ نے بھی ریاست میسور کی تقلید میں کم سنی کی شادی کے خلاف ایک حکم نافذ کیا ہے۔ میسور میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ کوئی لڑکی جو آٹھ برس سے کم ہو اور کوئی لڑکا جو ۱۱ برس سے نیچے ہو انکی شادی ہرگز نہ کی جاوے اور اگر کوئی شادی ناجائز قرار دی جائے اور ان کے سربراہیوں کو سزا دی جاوے گی۔ دگورنٹ بڑودہ نے لڑکا اور لڑکی دونوں کے لئے دس سال کی کترین عمر مقرر کی۔ یعنی بمقابلہ میسور کے لڑکی کی عمر میں ۱۲ سال اضافہ کے لئے لڑکے کی عمر بعد چار سال کے گناہی باقی سزا وغیرہ کا طریقہ دونوں صورتوں میں یکساں رکھا گیا ہے

افیون کمیشن کی قلعی کھلی

افیون کمیشن کے اجلاس غینہ میں ایک ممبر کمیشن کی طرف سے اس بات کی سخت شکایت کی گئی ہے کہ پولیس کے لوگ اُن لوگوں کو جو افیون کے خلاف شہادت دینا

چاہتے ہیں ناجائز طریق سے دھمکاتے اور باز رکھتے ہیں۔ یہاں لازم گیا کہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پر لگایا گیا کہ اور سٹروٹس صاحب نے جس زور سے شکایت کی ہے اسے پایا جاتا ہے کہ اس کا اندر و ترک پیچیدگی۔ لاڈلری صاحب نے گیا کے مجسٹریٹ سے اس ناجائز حرکت کا جواب طلب کیا ہے۔ اس قسم کے ہتکنڈے فی الحقیقت شرمناک ہیں اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گواہ کس لئے افیون کی مخالفت میں صاف صاف شہادت دینے میں تامل کرتے ہیں؟ ہم ایمان سے کہتے ہیں کہ جبکہ ہم نے کسی شخص سے بھی پرائیویٹ گفتگو میں افیون کے استعمال کی تعریف نہیں سنی تھی اور جو لوگ اس کے عادی تھے وہ بھی اپنی حالت پر افسوس کیا کرتے تھے۔ ڈیڑے ڈیڑے لائق اہل کار فرماتے تھے کہ افیون اگر کس حالت میں مفید ہے تو وہ ۴ برس کی عمر کے بعد اس شخص کو جو ہو سکتی ہے جس کا مزاج بلندی ہو لیکن اس حالت میں بھی بشرطیکہ بہت خفیف استعمال کی جائے۔ لیکن حال یہ ہے کہ جو کوئی پیش ہوتا ہے وہ اس کے گن گاتا ہے اور اس کی تعریف پر زمین و آسمان کے قلابے ملتا ہے۔ بعض لوگوں میں یہ خیال ضرور ہے کہ چونکہ افیون کی مخالفت ولایت میں پیدا ہوئی ہے اس باعث شاید اس خیال سے پیدا کی گئی ہے کہ افیون کی جگہ شراب ہی استعمال کی جائے اور ان لوگوں کی تسلی کے واسطے یہ بات ضرور لازم ہے کہ جس طرح افیون اور گانجہ کے خلاف موثر اجیشن برپا کیا گیا ہے اسی طرح شراب کے خلاف بھی کیا جائے۔ بہر حال دس صاحب نے جو سوال پیش کیا ہے وہ نہایت اہم ہے اور اگر مجسٹریٹ گیا اسکا تفسیر جواب نہ دے سکے تو وہ تمام شہادتیں افیون کی تائید میں اس زور شور کے ساتھ دیں گی کہ کمیشن کے نزدیک بالکل گنہگار ہو جائیں گے۔

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن میں لیدی لین صاحبہ زمانہ اخبار کو
میں شامل ہو گئیں۔ سرگزند صاحب سابق گورنر
مدرس کی بیگم صاحبہ بھی اخبار نویس ہو گئیں +
لندن سے خبر آئی تمام ممالک متحدہ میں سخت
برفباری سے عام مصیبت چھائی ہے۔ دیگر ممالک یورپ
میں بھی سختی موسم سے ہی حالت بر جا بجاسے خبریں
آئیں +

اہل آسٹریلیا نے حضور ڈیوک آف یارک
درخواست کی تھی کہ آپ آسٹریلیا کی سیر کو تشریف لائیں
آپ نے بوجہات خانگی شکریہ کے ساتھ اس درخواست
کو نامنظور کیا +

فرانس کے پائنت پیرس میں ایک شخص پر
کے انگوٹھے سے قلم پکڑ کر کاپی لینی کرنا ہے۔ اوپر سے
سوئی بدلتا اور بہت سے کام صرف پیرس سے کرنا
ہے +

امریکہ میں پچھلے سال امجادوں کے رجسٹر
کرنے کی غرض سے ۱۲۸۸۸۰۹ ڈالر آمدنی ہوئی +
۲۹۵۳۹ درخواستیں گذریں۔ قریب ۳۱ ہزار منظور
ہوئیں۔ خراج ۱۱۱۴۲۲ ڈالر تھا +

امریکہ میں ایک کاریگر نے لوہے کا ایک ایسا
صندوق بنایا ہے کہ وہ ٹھیک گیارہ بجے خود بخود کھل
جاتا اور چار بجے بند ہو جاتا ہے اگر اوپر کسی وقت کوئی کھولے
تو کھل نہیں سکتا +

سرموہ اور بنگالیہ میں مغرب جنگ واقع ہونے
کے آثار ہیں جس کا باعث روس کی سازش معلوم ہوتی

ہے۔ سرحد اٹلی پر چالیس ہزار فرانسیسی سپاہ قیام ہونے
سے نہلکہ بریا ہو رہا ہے +

شاہ ایران قدسوسی زار روس کے لئے موسم بہار
میں روانہ ہونگے۔ اور خان خواہی دہلیہ کے ہمراہ
پایتخت روس کو روانہ ہوتے۔ روس کا اثر فارس میں
ترقی پر ہے +

یہہ خبر خوشی بخش ہے کہ مجلس دفعان قانون ہند
حکام صغریٰ کی شادی موقوف کرنے والی ہے۔ بینک
اگر ایسا کیا جائے تو اس سے ہندوستان کو نہایت
فائدہ ہوگا +

رٹل گاڑی کے ساتھ ایک گاڑی ایسی
چھوٹا کر گئی تھی کہ اس میں سے کھانے پینے کی جو چیز چاہو
کسی وقت لے لو۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہندوستان
اور عیسائی کے لئے تین گاڑیاں ہوں تو بہتر
ہوگا +

بمبئی میں ۹ لاکھ ۴۶ ہزار ۳۸۲ لڑکے ۱۹۳۱ء
میں مدرس میں تعلیم پاتے تھے یہہ تعداد سال ماضی
کی نسبت ایک لاکھ میں ہزار زیادہ ہے +

جو دھیور سے ایک بدعاش ایک اونٹ
کرایہ کر کے کسی گاؤں کو روانہ ہوا۔ شہر سے چار کوڑ
پر پہنچا اونٹ دے کو کسی فشی چنر سے میوٹ کر کے
اونٹ کو لیکر چلتا بنا +

خوشی کی خبر ہے کہ راجپوت مشن کے ہرگز
پادری اسے پی سی جین صاحب ولایت سے بحیرت
واپس آکر اودیور میوا میں مشن کا کام کرنے پر آمادہ
ہوئے ہیں +

دہلی میں فضل حسین نامی ایک مولوی کو پوپ
نے آوارہ گردی میں گرفتار کر کے میرٹھ کو روانہ کیا ہے
وہ بیان کرنا ہے کہ اسے کئی ہزار روپیہ کے جعلی نوٹ

بنا کر ملائے ہیں +

بھارت پور کے تونی مہاراج صاحب کے
ایک کار میں نے زیر غائب ہیں کہ انہوں نے بیلدی کا علاج
نہ ہونے دیا۔ سنا ہے کہ صاحب ایکٹ بہادر اس مقدمہ
کی تحقیقات کر رہے ہیں +

بنگالہ میں ایک آنریری مجسٹریٹ پر یہہ الزام
لگایا گیا ہے کہ وہ برسہ عدالت مذہبی بحث کا بھینرو لے
بیٹھے ہیں جو حقیقت میں قابل باز پرس ہے +

گورنمنٹ بنگال نے حکم دیا ہے کہ کوئی ایسی
ملازم اپنے نام کے ساتھ لفظ "مسٹر" نہ لکھا کرے
دیکھے یہہ حکم جناب ممالک مغربی شمالی میں موثر ہوتا
ہے۔ یا نہیں +

راولپنڈی کے کسٹریٹ گورنر نے ایک
چار آدمی جو شرک تبارک سے تھے ایک مٹی کی دیوار کا
سب سے گندہ دو فورم گئے اور دو ہسپتال میں پہنچ کر
سیرینگر میں قیام پزیر ہوئے۔ ایک مٹی کی دیوار کا
تیس دن کی رات کو شہر میں تین جگہ لگی بیٹھ گئی
نے تجویز پیش کی ہے کہ شہر میں چھوس کے چھپنے نہ بنائے
جائیں +

لاہور کے سکول آف آرٹس میں اس وقت
۱۲۰ طلباء بنی مصوری و دستکاری میں تعلیم حاصل کرتے
ہیں جن میں ۵۰ مسلمان ۳۰ سکھ اور ۲۰ ہندو ہیں +

وزیر آباد سے گوجرانولہ کو لے جانے ہوئے جو جہاز میں
کوڑے اور پولیس ساجٹ نے ساتھ ہی کوڑا اسکو گرفتار کیا تھا
اب صحت باب ہو کر عدالت کے زیر تجویز کیا گیا ہے +

ڈیٹا ضلع گوجرانولہ میں دیہاتیوں اور پولیس
تلائی ہوئی۔ ایک ڈپٹی انسپکٹر اور ایک کانسٹیبل زخمی
ہوئے۔ پولیس کہتی تھی کہ گاؤں والوں نے چار بھینسے
چڑھائے ہیں +

جو اور نہ کامل صداقت کا آدمی جو شہ فریب اور بار کا آدمی کی زندگی جی سکتا ہے نہ درخت اپنے پھل سے جاتا ہے نہ وہ لکھنے کے بیچ کا کامل اخلاقی شخصیت سے یہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ کہ وہ باطل رہے ہی تھا۔ جیسا اُس نے ہونے کا دعویٰ کیا +

ہم کو برس حقیقت پر درویشا جانتے ہیں۔ کہ بیچ کی منفی شخصیت۔ اور حال صلیب کا بیان کرنے کو بعض انسانیات کے یہاں کھڑے بارہ مطلوب ہے نہ وہ طر مشائس کی الوہیت کو پاک و شستہ کی تعلیم کے مطابق غائب کر کے ہیں۔ یہ کہہ کر میں میں شک نہیں ہو سکتا کہ انہیں ازل و ابلیس۔ اسکو کیساں انسان سے زیادہ۔ بلکہ فی الحقیقت خدا ظاہر کر کے ہیں۔ اس میں بھی شک ہو سکتا ہے کہ وہ خود اپنے الہی ہونے۔ اور اعلیٰ ترستی میں خدا کا پیشا ہونے کا باطمینان دعویٰ کرتا ہے۔ اور اگر وہ فی الحقیقت الہی نہیں ہے۔ تو وہ با تو ضرور بی یا سرگرم فریب خوردہ ہوگا۔ تمام مہم جدید کے مطابق کوئی اور رائے بجز اس کی حقیقی الوہیت کے درست نہ ٹھہرے گی۔ اس قیاس پر کہ وہ صرف ایک انسان شخص ہے جو وہ ہر ممکن انغمہ نہ ہوگا۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے پوزیشنیں۔ اور یہ ایمان لوگ جمعی بعض اوقات شاد و دل ہیں۔ ام کہ ایک شہرہ فریب نہیں کہتا ہے کہ ”عام کسی جیسا کہ انہوں نے پاک و شستہ کی تفسیر کی ہے۔ اور کہتے ہیں۔ نیچے میں“۔ اور جیسا کہ ہم نے ابھی کہا ہے بیچ کی شخصیت۔ صلیب۔ زندگی۔ اور ان کی حقیقت الوہیت کے ساتھ۔ متفق ہوتے۔ اور ان کے بیان کے لئے اسکی الوہیت کا قیاس ضرور نا مطلوب ہے۔ فکر اور جوہر کے ساتھ غور کرتے ہوئے۔ ہم باطلیہ سلوم کرتے ہیں۔ کہ وہ ٹھیک ایک ایسا صلیب۔ زندگی اور تیریں۔ جن کو ہم ضرورت خیال کر سکتے کہ خدا نے جمعہ سے متعلق ہیں۔ جب کہ بیچ کو ہم کہتا ہوا سنتے ہیں کہ ”میں اور باطل یک ہیں۔“۔ جس نے جھگڑا بکھارے کو دکھا ہے۔“۔ اور یہی ہی اور باتیں۔ تو جو سلوم کرتے ہیں کہ اُس کی زندگی اور اُس کے دعویٰ میں کامل موافقت اور مطابقت ہے نہ ثبوت کرنے والی

اُس کو کہنے کا ہے۔ پھر ان پر چلا کر کہنے۔ اور چونکہ انہیں کو میں نے انہیں بیکت دینے کے لئے فرست دیا۔ وہ ایسے عجیب و غریب پیش کیا ہے کہ کہہ سکتے ہیں انسان کے لئے ایسا کار اسٹریٹ پر لوگوں کی بات متصور ہو سکتی ہے جو اُس کا فراج نہایت غریب اور فزونی ہے۔ اُس میں کچھ ایسی بات ہے جو چار کا اور سخت دل نہ بھگا کر خوف نہ کر لے۔ بلکہ انہوں اور شک و شبہ کو اُس کی طرف کھینچتی ہے۔ اُس میں رحمت اور سچائی ملی ہوئی ہے۔ صداقت اور سلامتی نے باجوہ برسدہ لیا ہے۔ جیسے وہ ملک کے مختلف رنگ و بکھو صاف و پیرنگ۔ وشنی میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ بیچ کی شخصیت میں مختلف خوبیاں و صفتیں متفق ہوئے کہ ہم کو کہہ پا لیں کہ اُن کی حاکم ہوتی ہے۔ اسکی شخصیت نہ صرف حقیقی اور دعویٰ بلکہ نہایت ہمدون اور موافقت کی شخصیت ہے۔ +

ہم کو برس کے جو ابھی اور بیان ہوا ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ ہم بالاسکان بیچ کی شخصیت کو بعض طبی قوتوں اور معمولی توابعی باجروں کا اثر خیال نہیں کر سکتے ہیں۔ بعض طبی باجروں سے اس کے ذات کا بیان خاطر اظہار سے کر کے میں ہر ایک کو کشش آجیگ، کا کہہ رہی ہوں کہ کوئی کسی شری کہ کیا کری، اسکو بعض ظاہری عناصر میں نظر نہ کر سکتے ہیں۔ تاہم کہ اس کا مناسب نہیں ہوئی۔ جو کچھ انسان کی نسبت ہے۔ جو آبن دھن کی نسبت بہت ہی زیادہ ہے۔ کہ یہ علم اجسام کے جاننے والے انسانی دماغ کو اُس کے فرد صفت میں کسی کر سکتے ہیں کہ اس میں اس کو کچھ نہیں اس قدر تہیہ و تدبیر۔ اس قدر تہیہ و تدبیر۔ اس قدر کا دیوان۔ اس قدر ناظم اس قدر طاقتور۔ وغیرہ۔ وہ بہت تیز تر ہے۔ چونکہ ان کی نسبت ٹھیک ہو جائے مانتے پیش کر سکتے۔ اور غمناک کہہ سکتے ہیں۔ ”یوہادی ہے۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اُس کی نسبت کوئی جھید کی بات نہیں ہے۔ بلکہ ہم ہر اوزار کہہ سکتے کہ نہیں۔ اس میں زندگی نہیں۔ نہ بیچ۔ یہودی نہیں ہے۔ نہ بہت خاک کا و حیران ان کا جوہر نہیں ہے۔ نہ بیچ۔ در حالیکہ کوئی شخص یہودی کسی انسان کا بیان نہیں کر سکتی۔ تو وہ بیچ کا بیان بہت ہی کم کر سکتی ہے۔ جو نہ صرف

دوبارہ

اودھا جانے کو جو ارحم میں تھا میرا کیا خیال کر لے سکے! میں تھا! البتہ گیس کے
مجھ سے نہیں ملو! وہ مقتدر پاؤں پہنواؤں میں جسے ہتھوں کا لوگ کیا کر جو: ضرور کو کر میں
دوبارہ! کسے خیال کو کو مطلق ہے ثبات جان کر ترک کہیں؟⁴
میں گن کر دوبارہ ایک مصدقہ قسم نہیں کر تو سچ کی کامل خالق خاصیت میں
شیخہ کو قبل کر لے رہی تھی جو کہی کر لڑاں کے دوی پختہ دنیا دہیاؤں سے: وہ ضرور
بالکل وہی تھا۔ جیسا ہونے کا افس نے دوی کیا: تو دوسرے دہیا ہو گا۔ یا وہ ایسا بچا نہیں ہو گا کہ
جیسا ہونے کا افس نے دوی کیا: اسانا فری۔ جس کا اعلیٰ مقصد دنیا سے کام نہ
دنیا نے بھی نہیں دیکھا۔ ہاں ایک ایسا فری۔ جس کا اعلیٰ مقصد دنیا سے کام نہ
دیا گیا کی تو دور کرنا تھا: جبکہ اس نے جو حق کر جو عیشہ چائی کی بہید کرنا کر۔ اور
جو توڑ کی دای قی اصل کر۔ احسان سے ترسے خدا کا دہیا ہونے۔ الہی تصور کیا ہوا
سیجا جس کے بعد میرا سامان زمین کا سالانہ اضافہ کر۔ ہونے کا دوی کیا۔ یقیناً یا
توبہ: دوی کیا بچا ہو گا۔ دوسرے ضرور وہ ایک بنی دیاں گی یا دھوکھا ہو گا: دیاں کی کھال
تو مطلق نہیں کر۔ اور غریب کا بھی کچھ نہیں کر۔ کیا یہ قابل قیاس کر کہ وہ
شخص کہا جس کا خدا فی جہان ایسا اعلیٰ کر۔ کہ ایسا دنیا نے بھی نہیں دیکھا جیسا کہ
کے بنائوں نے بھی تب کہم کیا کر۔ ایک ایسے پختہ غریب کی زندگی برابر جیسا ہو: کیا یہ
مکن! نہیں کر کہ ایک فری نے اپنے پاک اعلیٰ خالق کے نامہ کہ وہ کیا کر مستحق قیام
میں یا نہیں جو کر کیا دوسرے ضرور پختہ کیا ہو: کیا یہ جو سکنا کر اس نے طرح کے
خستہ غریب دیا گیا کی کا اس کا کیا ہو: تاکہ اسے نہیں سے طرح غریب دیا گیا ہو
کہا کہ وہ کسے کیلے کر ہے: اگر کیا: تو کتاب کا عین ضرور صادق ٹھہرے گا۔ اور سچ کا کام کسی
ذاتی میں ملے نہ پاویں کہ سے دیوں کو کاٹنے والا ہو گا: ایک عین غریب سکا: ظلمت کو کی
اپنی اصل خاصیت کے بالکل برخلاف میں کہیں کی کہیں پائی نہیں جاسکتی۔ شہرت میں نہ ہو گا

انسان کو خدا کا تو مسلم کر دے یا نہ کر یا نہ کہتے ہیں نہ پتا کر کہتے ہوئے اس کا بیان کرنے کی روش
کر نہیں کی۔ یہی میں کہ ہے یا نہ کہتے ہیں نہ پتا کر کہتے ہوئے اس کا بیان کرنے کی روش
اور روش سے: اس قدر گہرا گہرا دہی عظمت کی تربیت سے متبع کرنا وہ خیال کر کہ ہے کہ جب
انہوں نے اس قدر کرنا: تو اس قدر سچ کا بیان کیلے: اور اس کو عین کے خطاب سے ہاں
کو دور کرنا: لیکن ان سب کے بعد وہ اعلیٰ اور الہی شخصیت ہائے گئے کسی ہی مجرب اور
بیان غریب ہو: اور دنیا کی قوم بہت کی سچ کو بہت شرم کو جو اس کو بخش میں جا نہیں لائق
کرنے۔ یا محض ملی وجوہات سے اس کا بیان کرنے میں کی جاتی ہیں۔ حیران کرنا کر۔

تیار یہ عجیبے شخصیت ایک مطلق میں دوبارہ ہوا: لیکن یہ عجیب الہی جیسا الہی

ہم نے دیکھا: تو ہمارا نہ یہ کہ کوئی مصنوعی قصہ نہیں بلکہ تاریخ کر: کہ یہ مصنوعی قصہ ہوتا۔
تو ضرور یہ ایک بڑی طبیعت کا ایسا ہوتا: لیکن یہ خالق اس کے ہمہ کیلے ہیں۔ کہ وہ بہت
مختلف خاندانوں کے مختلف مصنفوں میں پیش کیا گیا کر جو سب کے سب مشرقی زبانات
لکھے: تا کہ وہ ایک ہی کلیت میں متفق ہو نہیں نہ ملا وہ نہیں لکھنے کے غریب پروا لیے
مصنوعی قصہ کو لکھا کر کہنے۔ اور اس کو بظاہر ان کا درجے کے لئے بالکل قابل ہے: نہ لکھنے
کے لئے سکاٹ یا سکسپے کے ہمہ کیلے سے اعلیٰ تر ہمہ کیلے مکمل ہو چکا: لیکن ان میں کوئی
سکاٹ یا سکسپے نہ تھا: دوسرے کو بہت کر: کہ بہت کم لکھنے کی ہی ایک آدمی متفق ہوئے
شخص ہو: وہ بہت مزیدادہ تو نہیں کر۔ کہ بہت کم لکھنے کی ہی ایک آدمی متفق ہوئے
ہوں: اس میں خیال کے لئے ہے: ایسے عجیب: ایسے بالکل بے شکل نشان میں کہ اس کا
موجد اس کے بیان کے لئے ہوئے سچے عجیب شخص ہو گا: یا اگر کہتا کر: "میں یہ بتانے
کے لئے ایک بیڑوں مکمل کر کہ کوئی ایک لکھنے کی بنا کر کہتا تھا: کوئی نہیں۔
لیکن ایک سچ: "جے: آہیں کہ کہتا کر: "ان باتوں کو جو سچ سے سمجھ میں کون
اس کے ساتھ اور میں سے: یا ان کے ذہن کو مراد میں سے ایسا کر کہنے۔ یا اس میں

بقیہ رویداد جلسہ میونسپل کمیٹی لودیانہ

نمبر ۳۱۱ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال دنا
ستری برادری نے اجازت نکالنے دروازہ اس میں
پر کہ سال اپنی ذمہ داری پر نکالے +
نمبر ۳۱۲ خانقہ کشمیری بدخواست
ہٹنے اجازت تعمیر دہل نکالنے دروازہ محکمہ
ڈھولیوال +

نمبر ۳۱۳ رپورٹ ممبر صاحب حلقہ ظہر
درخواست کمال تیلی برادری نے اجازت تعمیر مکان
بنیاد سابقہ پر محکمہ سیدان +

نمبر ۳۱۴ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال
سندھی رائیں برادری نے اجازت تعمیر مکان بنیاد
سابقہ پر محکمہ مرگنج +

نمبر ۳۱۵ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال
بابو عبداللہ کہ سائل کو اجازت تعمیر دیوار کی ہے بعد
تیار دی دیوار کے سائل درخواست تعمیر پر ملے ہائے
کی کرے۔ محکمہ جنینیا +

نمبر ۳۱۶ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال
نبی بخش جولایہ برادری نے اجازت تعمیر مکان زمین
عطیہ ویکھیلڈ صاحب بہادر محکمہ موچپورہ +

نمبر ۳۱۷ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال
مولانا بخش و محمد بخش برادری نے اجازت تعمیر مکان زمین
عطیہ ویکھیلڈ گنج صاحب بہادر محکمہ موچپورہ +

نمبر ۳۱۸ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال
نور الدین برادری نے اجازت زمین ویکھیلڈ صاحب
بہادر +
نمبر ۳۱۹ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال موتی برہن

کہ سائل کو اجازت تعمیر دروازہ اس کی ذمہ داری
پر مہونی چاہئے اور سائل کرسی ایسی رکھے جو حاجت
پائیدان کی نہ ہو +

نمبر ۳۲۰ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال
مولانا بخش باغیہ برادری نے اجازت تعمیر مکان فرش
کوچہ چھوڑ کر اس شہر پر کہ اگر کسی دوسرے کی زمین
دہائے گا۔ تو کمیٹی دستہ وار نہیں محکمہ
چھاوانی +

تجویز مہونی کہ حسب رائے ممبر صاحبان حلقہ
جات اجازت دی جاوے اصلی بنیاد پر بجائے
لفظ لائن کے آئندہ کو ممبر صاحبان کی خدمت
میں التماس کیا جاوے کہ لفظ لائن کی بجائے اصلی
بنیاد کا لفظ تحریر کیا کریں اور نسبت نمبر ۳۱۲
زیادہ کیا جاوے کہ سائل تین فٹ سے زیادہ
پل تعمیر نہ کرے +

نمبر ۳۲۱ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال
امام الدین کہ سائل دیوار بیرونی اندر لائن کے تعمیر
کرے نسبت تنازعہ اندرونی صحن کمیٹی ذمہ دار
نہیں دیوار سب کمیٹی کہ ۱۰ فٹ کوچہ جانب
شمال سائل چھوڑے +

تجویز مہونی کہ ۱۰ فٹ کوچہ جانب شمال چھوڑے
کہ سائل اپنی ذمہ داری پر تعمیر کرے اجازت
دی جاوے +

نمبر ۳۲۲ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال
جناں کشمیری کہ سائل زمین میں مکان کو قریب
نصف کے شمال کر کے برابر مکان شہزادہ صفدر جنگ
صاحب تعمیر کرے ورائے سب کمیٹی کہ جانب جنوب
لائن میں مکان شہزادہ صفدر جنگ صاحب اور
جانب شمال محاذ مکان جنفر حسین ناظر کے تعمیر

کرے +

تجویز مہونی کہ رائے سب کمیٹی منظور کی جاوے
اور بنیاد سابقہ پر تعمیر کرے +

نمبر ۳۲۳ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال
سود کہ زمین سائل ۱۵ فٹ ۵۔ انچ شریک بازار وہ
۱۰ فٹ ۵۔ انچ کوچہ جنوبی چھوڑ کر مکان تعمیر کرے
بازار خردایاں +

تجویز مہونی کہ رائے سب کمیٹی منظور
کی جاوے +

نمبر ۳۲۴ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال
بکھن ستری برادری نے اجازت تعمیر مکان چوڑی چھوڑے
کہ بنیاد سابقہ پر +

تجویز مہونی کہ رائے سب کمیٹی منظور
کی جاوے +

نمبر ۳۲۵ رپورٹ ممبر صاحب ظہر سوال
فرید بخش محکمہ نگر منڈی کہ سائل ۴ فٹ کوچہ چھوڑ کر مکان
تعمیر کرے ورائے سب کمیٹی کہ سائل ۴ فٹ ۲۔ انچ
کوچہ چھوڑ کر تعمیر کرے +

تجویز مہونی کہ رائے سب کمیٹی منظور کی جاوے

نمبر ۳۲۶ رپورٹ سب کمیٹی بھوالہ زرویشٹن
نمبر ۳۲۷ مورخہ ۱۸۔ مئی ۱۹۴۳ء مشعر اس کے کہ جو زمین
بامین نالی مکان سائل برنگ سفید نقشہ مشمولہ اجراء
ڈگری لارام سود میں شامل کردہ سال کی معلوم نہیں
دی +

تجویز مہونی کہ رائے سب کمیٹی منظور کی
جاوے +

(باقی پھر)

پنجاب لکھنؤ سوسائٹی
نئی کتابیں انہی کتابیں! نئی کتابیں!

تم سچ لکھتے ہو؟ ہمیں قولِ باطل سے پرہیز کیا گیا
ہر کسب کے دعوں کی تحقیقات کرنا اور ان کو قبول کرنا ہر ایک
ذی ہوش انسان پر فرض ہے۔ قیمت ۲۰ پائی
دنیا کی سب نیکیوں سے بڑی نیکی۔ (پروفیسر ذرند صاحب)
کے شہر و سالہ کا ترجمہ، یہہ اتر تینوں ۱۳ باب کی شرح ہے۔
اور اس میں نہایت مؤثر خطوط یہہ نہایت کیا ہے کہ محبت سب سے
اعلیٰ صفت اور تمام خوبیوں کی بڑ ہے۔ قیمت ۱۰
خوتحال کی دوسری انگلش (پروفیسر ذرند صاحب)
اس میں حرکت کے کھیل کے پیرائیں انسان کی عقل کو دلائل
اور غلط فہمی کے طریق کا بیان ہے۔ لکھنؤ کی اخلاقی و روحانی تعلیم کیلئے بہت
مفید ہے۔ ایک بڑا آدمی لکھنؤ کے مہتمم ہیں۔ ہر کسب کے دعوں سے
ایک بندہ کو کاسی ہونا۔ یعنی باپ اور بی بی کا ذکر اور اس کی صفات
مہتر زبان میں اپنے سہی ہو کا حال نہایت دلچسپ لکھا ہے۔
مگر بڑا زان اپنے خوب کے سب سے بہتر باب انگریزی اور بنگالی وغیرہ زبانوں
میں بھی ترجمہ ہو گئی۔ حق جو گو گو کو ضرور اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ قیمت ۱۰
فضل الہی۔ انگلستان کے سلطانِ اعلیٰ سر چرن جو مک شہزادہ
الادف گریس کا ترجمہ۔ اس میں چین کی بنیادی بات کو دیکھنے کی اور
عمل سے بیان ہے کہ کام میں کامیابی ہی کو جھکاؤ اور اٹھا سکتا ہے۔ اس کی
ہمراہ شہر چرن کی تصویح بھی شامل ہے۔ کس کی سی خاصیت ہے
دماغ کی مائیں ہری اس سے خالی نہیں ہونی چاہئے۔ قیمت ۱۰
شہر چرن کی سوانح عمری۔ یہہ دہلی میں لکھی گئی ہے۔ قیمت ۱۰
یہہ علامہ اسی مذہب کی کتابیں انگریزی فلسفی اور ہندی
پنجابی زبانوں میں اور نیز میل اور میل کے حصے پر اور ہندوستان کی
اکثر زبانوں میں ترجمہ قیمت بدل سکتے ہیں +
اسٹنٹ سکریٹری پنجاب ریجن بک سوسائٹی نارمل لاہور

شعر و سخن

سلام

سلامی جو دیر چھٹے پہ خاکسار ہوئے
وہ سرفراز ہوئے اور با وقار ہوئے
جواب دروغ سے پیدا ہوئے ہیں لہو
وہ خوفِ ناچشم سے رنگار ہوئے
مطلع
سیحی کشتی ایاں میں جو سوار ہوئے
نجات پا کے وہ بھر گناہ سے پار ہوئے
گناہ سنج کے خم میں کیا کچھ ہو گھر
وہ تعاؤد و شہر میں ہلکے ہوئے
وہی ہر اولِ آخر وہی کلام خدا
اُسی وجود سے کوئین آشکار ہوئے
محبت اس سے زیادہ جہاں میں کہ نہ کی
عوض میں اُست عامی کے خود شاعر ہے
دکھائی سیکڑوں نیچیاں زمانے
ہنسے جواج قولِ نعم نے اشکار ہوئے
طفولیت سے شباب اور شباب سے پیری
کلی سے بھول ہوئے بھول ہوئے غار ہوئے
بچہ و آدمی جیسے اگر نہ ارگرس
بہت سی ٹھوکریں کھلکھائے ہتور ہوئے
ترکی نہ تیز وانی سیحی مذہب کی +
مخالف اس کے بشر گرچہ پیشہ ہے
چھوڑا یا نہ غلامی سے فضل حق نے سفیر

کہ بندگانِ سجاس ہم شاد ہوئے

غزل

چلا نامرودہ مفنوں کو ہر کامرا
سبب یہہ ہر کہ میسا سا ہر کامرا
نباتِ غیر کی نگے کی خبر کلامِ خدا
نمونہ قند مکر کا ہر کلام مرا +
بہت و ظایف وادرا و اسم و فرتے
جانوئیل ہر پر اب در صبح و شام مرا
فنائے پہنا بھا کو تیری قیامت سے
تعاؤد وادرا و فائیں عبث قیام مرا
سیحی و غنِ رحمت سے ہو گناہیں مسخ
خوشی سے چھٹکے گلابِ زہر ہو کے جام مرا
زکا ہر روحِ محبت کی ہمنانی سے
یہہ بخش و دلِ تعانہات ہی کلام مرا
وہ مسافر کی در یہہ درام می سے
سیحی شاعر دن کی لہیں ہونام مرا

لودیا نہ

ہفتہ زراشت میں بادش کے ساتھ زالہ باری
جی ہوئی جسکے باعث مری نہایت ہو گئی ہر اور ہوسر
جنتی ہے۔ ہونو باکی شہر میں شکایت ہے۔ اور نبر موت
پیدا لئیں کی نسبت زیادہ ہے +
تعداد پیدائش ۳۶ - تعداد فوت ۵۸